نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلامحصول عـــہ قیمت سالیانہ مع محصول لـــہ

نمبر ۱۰ - جلد ۹ لودیانہ ۱۰ مارچ ۱۸۸۱ع قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

کابل میں امیر عبدالرحمان خان نے دوست محمد خان کے بیٹوں کو قتل کر ڈالا = سرداران کابل امیر سے سخت ناراض ہیں اور کہتے ہیں کہ بس اب عبدالرحمان خان کوئی دن کا مہمان ہی = کہتے ہیں کہ کابل میں غدر برپا ہونے والا ہی = ایوب خان نے جب سنا کہ دوست محمد خان کے بیٹے قتل ہو گئے تو امیر کابل سے سخت ناراض ہوا = قندھار کی خبریں ظاہر کرتی ہیں کہ انگریزی فوج قندھار کو عنقریب خالی کیا چاہتی ہیں = پشاور میں رسالہ نمبر ۱۹ کے دو شتر چور لیگئے نشان نہیں ملتا = امیر عبدالرحمان خان نے قندھار کی طرف فوج اس نیت سے روانہ کری ہی کہ جب انگریز قندھار کو خالی کریں تو فوراً قبضہ کیا جاوے = عبدالرحمان خان کا سفیر حضور ویسرائے صاحب بہادر کی خدمت میں کلکتہ کچھ بات چیت کرنے گیا ہی = یعقوب خان کے وظیفہ کی بابت کہ اُسکو کسقدر دیا جاوے بحث ہو رہی ہی = روسی کاغذات کے مشتہر ہونے نے بتا دیا ہی کہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو مگر قیصری حکمت عملی کا بدل جانا بچوں کا کھیل نہیں ہی = مدراس شہر کی مردم شماری سے ظاہر ہوا کہ خاص مدراس میں چار لاکھ آدمی آباد ہیں = ترکمان جوش کے ساتھ کہتے ہیں کہ ہم مرتے دم تک بھی روسیوں سے منہہ نہ پھیرینگے = گورنمنٹ ہند نے حکم دیا ہی کہ کھیدا سے ہاتھی گرفتار کئے جاویں = ایوبخان ارادہ کر رہا ہی کہ جس روز انگریزوں نے قندھار کو خالی کیا امیر وزہرات سے چلکر قندھار پر قبضہ کرونگا = جنوبی افغانستان کے لوگ ایوبخان کی امداد کے لئے طیار ہو گئے ہیں = جو فوج روسیوں کی مرو کیطرف چلی آتی ہی اُسکا سپہ سالار ایک ایرانی آدمی ہی =

دہلی میں آجکل کثرت سے چوریاں ہو رہی ہیں = سردار عبداللہ خان ناصری اور عمر جان ایوبخان کی طرفسے قندھار میں داخل ہو گئے ہیں = ایوبخان اپنے قندھاری دوستوں سے خفیہ خط و کتابت کر رہا ہی = حضور گورنر جنرل کشور ہند ۱۵ مارچ کو کلکتہ سے روانہ ہو کر ۲۱ مارچ کو شملہ میں داخل ہو جائینگے = کوہاٹ ریلوے کی سڑک بڑی سرعت کے ساتھ تیار ہو رہی ہی = نٹال میں تاحال ہماری فوجیں جنگ میں مصروف ہیں = ہرات کے سوداگر ایوبخان کے ظلموں سے سخت تنگ ہیں = خدیو مصر نے اپنی سلطنت کے اخبارات کو جو سلطان روم کے برخلاف لکھتے ہیں بند کر دیا ہی = ہندوستان کے ڈاکخانجات سے سرکار کو سالیانہ ۸ کروڑ روپیہ وصول ہوتا ہی = یونان کا ایک جہاز جسمیں سامان جنگ تھا سلطان روم نے گرفتار کر لیا ہی = سردار ہاشم خان نے ایوبخان کو لکھا کہ اگر کچھ علاقہ مجکو دو

دیں تو میں تمہارے ساتھ ہوں =

نور افشاں

—— مشن تال تولا واقع کلکتہ کی رپوٹ سالانہ جلدہ ہمارے پاس پہونچی جسکا ذکر ہمنے کبھی اپنے اخبار میں نہیں کیا تھا اب ہمکو رپوٹ کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ مشن مذکور میں کارروائی ایک عمدہ انتظام اور سرگرمی کے ساتھہ ہو رہی ہے۔ چنانچہ اُسکے متعلق صیغہ ہائے مندرجہ ذیل ہیں۔ اوّل منادی جو اتوار اور مختلف ایام میں کیجاتی ہے ۲ خاص مجالس۔ ۳۔ خانہ بخانہ گشت کرنا اور دینی کتابوں کا تقسیم کرنا۔ ۴۔ بائبل کلاس۔ ۵۔ سنڈے سکول کہ جسمیں فی الحال ۷۰ طالب علم تعلیم پاتے ہیں۔ ۶۔ زنانے و مردانے مدارس۔ ۷۔ اجلاس ممبران مشن برائے انسداد شراب خوری۔ ۸۔ ہندوستانی زبان میں بشارت جو کہ مسٹر ایف۔ ایم ڈیروزیر لو کیطرف سے ہوتی ہے۔ ۲۷ اکتوبر ۱۸۸۰ء کو یہہ عبادت شروع ہوئی اُسوقت عبادت میں صرف چار آدمی شامل تھے اور قریب ۴۰ آدمی کے شامل ہوتے ہیں جنمیں چند مولوی و شریف مسلمان سامع ہوتے ہیں +

خدا اِس مشن کو ترقی بخشے اور ہم صاحبان مشن کو صلاح دیتے ہیں کہ پولس کے اُس ارادے کو جو اُسنے شہر قرنتس میں اَنکر ٹھہرایا قایم رکھیں۔ یعنے کہ مسیح مصلوب کے سوا کچھہ نہ جانیں کہ گنہگاروں کی حاجت مسیح مصلوب ہے۔ اور جہاں کہیں وہ ایمان اور دعا کے ساتھہ پیش کیا جاتا ہے وہیں گنہگار گناہوں سے توبہ کرکے خدا کیطرف رجوع لاتے ہیں +

—— انڈین ڈیلی اینڈ ملیٹری گزٹ مطبوعہ ۹ مارچ سے معلوم ہوا کہ امیر عبد الرحمان خان نے امیر دوست محمد خان کے بیٹوں کو جو کچھہ عرصہ سے کابل میں قیدی تھے قتل کر ڈالا۔ ایڈیٹر صاحب اخبار مذکور لکھتے ہیں کہ اگر یہہ خبر سچ ہو اور اُسکے سچ ہونے میں کچھہ شبہہ بھی نہیں ہے تو امیر عبد الرحمان خان کے بہت دیر تخت پر رہنے کی کچھہ اُمید نہیں ہے +

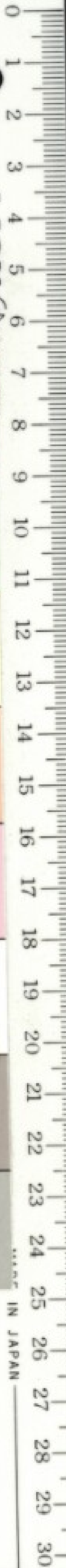
نقل ہے کہ جب منٹگمری نے اپنے لکٹر کے حاکم کی شکایت بادشاہ کے پاس گذرانی تو وہاں سے حکم ہوا کہ لکٹر کی حکومت چھین لک کو دیجاوے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کابل والوں کی بابت نقل مذکورہ عین درست ہے۔ کیونکہ جسوقت انگریز وہاں تھے تو تمام اعلیٰ و ادنیٰ کو آرام تھا مگر جب انہوں نے پسند نہ کیا تو لک مقرر ہوا جو ہر روز کسی نہ کسیکو کھا جاتا ہے +

—— قندھار کے خالی کرنے کی بابت بحث ہو رہی ہے۔ پارلیمنٹ میں لبرل فرقہ بہت کوشش کرتا ہے کہ قندھار خالی کیا جاوے ابھی یہہ بحث زیر تجویز ہے دیکھا چاہئے کہ کیا ہو +

—— امریکن پرسبٹیرین مشن کی سالانہ رپوٹ بابت ۱۸۸۰ء ہمارے پاس پہونچی جس سے معلوم ہوا کہ اس مشن کے متعلق ۴۴ کلیسیائے ہیں جنپر ۱۴ دیسی پاسبان مقرر ہیں۔ ان کلیسیاؤں میں ۲۳۴۰ آدمی شامل ہیں۔ سالگذشتہ میں ۲۶۱ آدمی اصطباغ پاکر ان کلیسیاؤں میں داخل ہوئے جنمیں ۷۴ بالغ تھے۔ یہہ عیسائی ۲۳۱ متفرق دیہاتیں سکونت رکھتے ہیں اور سالگذشتہ میں مبلغ اٹھارہ سو چھتیس روپیہ دیسی کامنو ٹیمیں ان دیسی عیسائیوں کیطرف سے صرف ہوا۔ صاحب رپوٹ فرماتے ہیں کہ سالگذشتہ کی ترقی بہ نسبت اُس ترقی کے جو ۱۸۷۱ء و ۱۸۸۰ء کے درمیان ہوئی ۱۲ حصّہ زیادہ ہے +

—— رپوٹ مذکورہ کے اندر ایک پادری صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اسسال میں نے ۸ آدمیوں کی شادیکی رسوم ادا کی اور اُنمیں سے کسی نے قرضہ اُٹھاکر شادی نہیں کی۔ ایک ہندوستانی پاسبان نے میری صلاح پر چلکر اپنی دختر کی شادی میں صرف دو روپیہ خرچ کئے۔ مگر بعد میں فرمایا کہ جو کچھہ میں نے کیا وہ سب کے برخلاف ہوکر اور خون جگر پیکر کیا +

ہماری دانست میں صاحب موصوف کا نمونہ دیسی عیسائیوں اور نیز تمام ہندوستان کے باشندوں کے لئے نہایت عمدہ ہے۔ کیونکہ ہم بڑے افسوس سے کہتے ہیں کہ ہمارے ہندوستانی عیسائی بھائی اہل ہنود کے دستورات پر چلکر شادی کیوقت بہت کچھہ خراب کر ڈالتے ہیں اور اکثر قرضدار ہوکر عمر بھر اپنا خون پیتے رہتے ہیں۔ کیا ہی بہتر ہو کہ مثل پاسبان مذکور کے تھوڑے کے پیشتر خراب دستور کے برخلاف کرنے میں تکلیف اُٹھاوے اور بعد میں عمر بھر قرضہ سے بری رہکر آسودگی سے بسر کرے۔ ہم منت کرتے ہیں کہ ہمارے دیسی بھائی اور خاصکر دیسی پاسبان اسی بات پر خوب غور و توجہ فرماویں۔ اور فضول خرچی کا ستعال کریں۔ کیونکہ شادی کیوقت فضول خرچی کرنا اُس جہانی تکبری اور ناموری میں شامل ہے جس سے ہر مسیحی کو دور رہنا چاہئے۔ اگر شادی کیوقت بجائے فضول خرچی اور راگ رنگ و شراب خوری کے دعا و مناجات ہو تو گھر میں برکت ہوگی۔ مگر وے جو شادی کیوقت جسم کو پالتے ہیں تو بعد میں روحانی برکت کے اُمیدوار کسطرح اور کب ہو سکتے ہیں۔ اس رپوٹ کے دیگر معاملات کا تذکرہ کسی موقع پر پھر کیا جائیگا +



بقیہ کیمیا کا بیان

تیسری گفتگو

بھلا اُٹھے ہوئے کو پھر کسطرح بٹھلاویں +

شیشہ جو آگ پر سے اُٹھایا جاوے تو ٹھنڈی ہوا کے لگنے سے وہ بخار پھر پانی ہو جائیگا جتنا بخار سے بھرا تھا خالی ہو جائیگا ایسا کہ ہوا تک نہ رہیگی کیونکہ بخار نے آگے ہی ہوا کو نکالدیا تھا۔ تب پسٹون باہر کی ہوا کے بوجھ سے بیٹھ جائیگا اور ڈونڈی کا سرا جو اُس سے بندھا تھا تلے کو آویگا اور دوسرا اوپر جائیگا اور اُس دوسرے سرے سے ایک چکر بڑا سا لگا ہوا ہے کہ اُسکے اُٹھنے بیٹھنے سے چرخ میں آتا ہے اور ان دونوں حرکتوں سے یعنے گز کے آنے جانے سے سب کام چلتا ہے۔ سچ ہے کہ پانی کے بخار بنانے سے اور بخار کو پھر پانی کر دینے سے ایسے ایسے کام ہوتے ہیں اور جبتک آگ کی گرمی جس سے بخار پیدا ہوتا ہے اور ہوا کی سردی جس سے وہ منجمد ہوتی ہے پہونچتی ہے تب تک پسٹون اور ترازو کی ڈنڈی چڑھے اوتریگی +

خیر اب اُسکا اصول سمجھ میں آیا لیکن کیا اسیطرح بخار کی کل کے سارے عجائبات ظاہر ہوتے ہیں +

ہاں شیشے کے بدلے ایک لوہے کا موٹا نل جسے سلینڈر کہتے ہیں کام میں لاتے ہیں اور یہہ سلینڈر متعلق ہے ایک بڑی دیگ سے جسمیں پانی کھولتا ہے اور بخار چھوٹے نل کی راہ سے سلینڈر میں پہونچایا جاتا ہے اور ترازو کے بدلے ایک لوہے کا ستون ہے اسپر ایک لوہے کا ڈنڈا رکھا جاتا ہے جسکا ایک سرا پسٹون کے ڈنڈے سے لگا ہوا ہے اور دوسرا ایک بڑے چکر متعلق ہے جسکی گردش سے اور جتنے چرخ چاہو پھیرتے ہیں +

لیکن مثل شیشے کے لوہے کے سلینڈر کو جو بہت وزنی ہوگا آگ پر سے ہر بار اُتارنے محال ہیں +

اور ہمنے دیکھا ہے کہ پسٹون ہمیشہ اُٹھا بیٹھا رہتا ہے تو کیونکر بخار اتنا جلد پانی ہوتا ہے +

سلینڈر کے تلے دو سوراخ ہیں جنہیں کواڑیاں جڑی ہوئی ہیں ایک راہ بخار آتا ہے پسٹون کے اُٹھانے کو تب وہ کواڑی بند ہو جاتی ہیں اور دوسرے سوراخ میں بھی ایک نلی لگی ہوئی ہے جسکے سرے پر ایک خانہ ہے اور وہ خانہ ہمیشہ ٹھنڈے پانی میں ڈوبا رہتا ہے اور بخار اُس راہ سے اُس خانہ میں جاتا ہے اور وہاں جاتے ہی پھر پانی بنجاتا ہے اور پسٹون بیٹھتا ہے اور فوراً دوسرے نل کا سوراخ کھلکر بخار پسٹون کو اُٹھاتا ہے +

بھلا پھر یہہ کواڑیاں کیونکر کھلتی بند ہوتی ہیں +

اُسی کل کا ایک پرزہ اِس کام پر موضوع او مخصوص ہے کہ کل کی حرکت سے وہ بھی اپنا کام کرتا ہے +

یہہ تو عجب کل ہے کہ مثل اِنسان کے اِس سے کام وقوع میں آتے ہیں +

عجب تو یہہ ہے کہ کواڑی کا کھلنا مندنا آگے ایک لڑکے سے متعلق تھا کہ وہ ہمیشہ کھولتا موندتا تھا ایک دن اُسے اپنے ہمجولیاں کے ساتھ کھیلنے کا شوق ہوا تو اُس نے اُس رسی کو جس سے کھولتا موندتا تھا ایک ایسے پرزے میں اُسے کل کے اٹکا دیا کہ اُسی طرح کی کھول موند اُس سے ہونے لگی تب وہ بفراغ خاطر جاکر کھیلنے لگا۔ اِسی طرح جب چند روز گذرے تب ایکدن اتفاقاً اُس کل کا محافظ اُسے کہیں کھیلتے دیکھکر نہایت متعجب ہوا کہ یہہ تو کھیل رہا ہے اور کل بھی بخوبی جاری ہے غرض اُسنے قریب اُس کل کے جاکر وہ حکمت لڑکے کی دریافت کر لی اور ایسا ہی ایک آلا تیار کیا کہ اب بخوبی آپ سے آپ کھلتا موندتا ہے +

خیر اب جو کبھی ہم کل دیکھینگے اور اُسکی تمام کیفیت بخوبی جانینگے +

اُسکا گھمنڈ مکرو کیونکہ یہہ بیان اُس کل کا تھا جو سب سے آسان ہے اور کلوں میں ہزارہا اختیاریں ہیں جو بڑے تامل سے سمجھ میں آتی ہیں۔ کیا صرف چہرہ دیکھنے سے بینائی اور گویائی اور سماعت اور ہضم کی قدرت اور کیفیت معلوم ہو سکتی ہے۔ مگر اب جو تھوڑا سیکھا ہے تو چاہیئے کہ زیادہ سیکھنے کا شوق کرے +

آپنے جو آگے ذکر کیا کہ سلنڈر میں جب کھولو ہوا تو باہر کی ہوا کے بوجھ نے پسٹون کو گرا دیا تو یہہ ہوا کا بوجھ کچھ سمجھ میں نہیں آتا اسکو بیان کیجئے +

چونکہ ہر طرف ہوا کے بوجھ برابر پڑتا ہے اسلئے معلوم نہیں ہوتا مگر جب نلے سے ہوا نکالی جاوے تب اوپر کا بوجھ معلوم ہوتا ہے کہ ساڑھے سات سیر کا بوجھ

جو پندرہ پونڈ انگریزی ہر ایک انچ کے طول وعرض پر جو ایک ہاتھ کا اٹھارھواں حصہ ہے پڑتا ہے + باقی آئندہ

بقیہ عہدہ امامت کی تعلیم کا واجبی آئین اور اُس آئین کی طریق تحصیل کا تذکرہ

اچھا فرض کرو کہ ہم اس طریق کو آزماویں۔ ”جو بات چاہو اُسے آزماؤ“ مثلاً کچھ گردن کش لڑکے ہیں۔ اور ہم اُنہیں صرف بائبل کا وعظ کریں کہ اول ”اے لڑکو تم اپنے ماں اور باپ کی عزت کرو“+ دوئم ”اے بچو ہر بات میں اپنے ماں باپ کے فرمانبردار رہو“+ سوئم۔ ”اے فرزندو خداوند میں اپنے ماں باپ کے تابع رہو“ (قلسیوں ۳-۲۱)+ ”اگر کوئی اپنے ماں باپ کی دشمنی نہ کرے میرا شاگرد ہو نہیں سکتا“ (لوقا ۱۴-۲۶) اگر انہیں سمجھایا نہ جاوے تو یہہ لڑکے خواہ دیسی ہوں خواہ ولایتی۔ اس چال میں حیران و پریشان ہونگے۔ جب ہم نے اُنہیں سمجھانا شروع کیا۔ تب ہی علم الٰہی بتانے لگ گئے۔ اور مجھے یقین ہے کہ بغیر علم الٰہی بتائے بائبل کا پڑھنا ملک ہند یا اور کسی اور جگہہ میں ناممکن ہے لیکن فرض کرو کہ علم الٰہی بتانا ترک کریں۔ اور دشمن ہمیں ایسا کرنے نہ دینگے۔ کیونکہ جب تم وعظ کرتے ہو تو ”شریعت کے کاموں سے کوئی بشر راستباز نہ ٹھہرے گا۔“ (رومی ۳-۲۰) وہ فوراً جواب دیتا ہے کہ ”تم دیکھتے ہو کہ آدمی اعمال سے راستباز ٹھہرایا جاتا ہے“ (یعقوب ۲-۲۴) اور وہ ہم سے جبراً تشریح کرواتے ہیں لیکن ہمارا بیان خواہ ہمارا ارادہ ہو یا نہ ہو۔ ہمارا ایک دینی عقیدہ اور علم الٰہی کا ایک باب ٹھہرتا ہے۔ مخالف جھوٹی تعلیم تجویز کرتا ہے۔ اور ہمیں مجبور کرتا ہے کہ صحیح تعلیم جو اُسکا تریاق ہو ڈھونڈھ نکالے اور بنا دے۔ اور شاید ہندوستان کی نسبت کسی اور جگہہ میں یہہ بات غالباً صادق نہیں آتی۔ پس کیا ہم روح کی تلوار پھینک کر اُسکے عوض میں علم الٰہی اُٹھا دیں؟ نہیں لیکن علم الٰہی پڑھیں تاکہ ہم اُس تلوار کو زیادہ تر ہوشیاری کے ساتھ چلا سکیں۔

بائبل اور علم الٰہی کی بعد تواریخ کلیسیا کی تجویز ٹھہرتی ہے جن دلائل سے کہ اور جگہوں میں پڑھائی جاتی ہے تو ہندوستان میں بھی لازم ہے کہ خادم الدین اُسے پڑھے۔ اُسکو ضرور ہے کہ اُس بڑی بادشاہت کی تواریخ سے واقف ہو وے جسمیں وہ ادنے افسر ہے۔ ہاں وہ اُس خاندان کے دفتر جامع کا حاجت مند جسمیں وہ مختار ہے۔ اُنیس سو (۱۹۰۰) برس کے عرصہ میں کلیسیا پر اقبالمندی اور مصیبت اصلاح اور برگشتگی قصوروں اور سزاؤں بدعت اور جدائی اور یگانگت کے ایام گذرے۔ یہہ سب داخل دفتر ہیں۔ اور ایسی نصیحت سے پُر ہیں کہ مرد خدا کو اُستاد بے ثمر نہ ہونے دینگے۔ اور علاوہ اسکے ہندوستانی خادم الدین کو اِس سے بھی زیادہ مدد ہوگی کہ ملک کے مشہور غیر مذہب کی تواریخ سے واقف ہووے۔ بغیر اسکے اگرچہ وہ ایک کامل ہتھیار کا استعمال کرے۔ مگر اندھیرے میں چلائے گا+

اب فرض کرو کہ خادم الدین بائبل علم الٰہی اور تواریخ میں ماہر ہو اور پھر بھی اگر اپنے خیالوں کے اور لوگوں کے سامھنے پوری طور سے ادا کرنا نہ جانے۔ اور نہ یہہ کہ کیونکر سامعین کو جیتے اور قابو میں رکھے۔ تو اُسکا خزانہ سوائے اُسکے دنیا میں کسی اور کے لئے نہایت تھوڑا فائدہ دیگا۔ صرف بیسیوں کو وعظ کریگا۔ جبکہ وہ سیکڑوں کو کر سکتا+

اسبات میں بڑی تامل سے تربیت دینا ضرور ہے۔ لیکچر ہندوستان کے موثر تعلیمی طریقوں میں سے ایک ہوتا جاتا ہے۔ لوگوں کے دل متحرک کرنے کے بارے میں اس طریقہ کا ہر دل عزیز ہونا انتظام الٰہی سے انجیل کے ایلچی کے لئے راہ طیار کرتا ہے۔ تاکہ اس سلطنت ہند کے لوگوں تک پہونچ جاوے۔ لیکن افسوس اُس ایلچی پر۔ اگر وہ برہموں آریا محمدی معلموں کی سخن پردازی سے ہار جاوے۔ ایک اور بات یاد رکھنے کے لائق ہے۔ کہ گلہ بانیاں بہت جلد کثرت سے ہو جائینگی تو خادم الدین کو ضرور گلہ بانیاں کے مشکل اور نازک فرائض سکھلانے چاہئیے تاکہ وہ اس بھارے کام کو طفلانہ یا اچھے طور سے شروع نہ کرے۔ ہمیں ایسے خام مغز خادمان دین کی حاجت نہیں ہے۔ جنہیں وہی دو باتیں خاص تقریریں ہر موقعہ پر استعمال کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔ لیکن ایسے چاہئیے جو اپنے خزانہ سے اچھی نئی اور پورانی چیزیں نکالنے کے قابل ہوں۔ ناآزمودہ کار شخصوں کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔ جو بلاطیاری بازاروں میں غوغا آمیز بحث اُٹھاتے ہیں۔ لیکن ہمیں بنی رعد کی اشد ضرورت ہے جو مقابلہ کرنیوالوں کو سمجھا سکے۔ (مرقس ۳-۱۷) اور (۲ تمطاؤس ۲-۲۵) اور بیہودہ بکنیوالوں کا منہہ بند کر سکیں۔ اور ضروری وسیلہ اس مدعا کو حاصل کرنیکا تربیت ہے جیسا مذکور ہوا+

باقی آئندہ

شاہراہ یا شریعت

نمبر ۳

تو میرے سامھنے کسی دوسرے کو خدا نہ ماننا +

گذشتہ ہفتہ اسباب کا ذکر کیا گیا تھا کہ خدا کے ماننے سے کیا مراد ہی یا کہ ہم خدا کو کیوں مانیں۔ اب دوسرے سوال کیطرف متوجہ ہو۔ کیوں ہم خدا کے سوائے کسی دوسرے کو خدا نہ مانیں۔ کیوں ضرور ہی کہ ہم صرف خدا ہی کو اکیلا اور واحد خدا مانیں میں اب بھی تین خاص سبب بیان کرونگا +

۱۔ کسی دوسرے کو خدا ماننا بیوقوفی ہی۔ کوئی شخص اس لایق نہیں ہی کہ خدا کی جگہہ بیٹھے۔ وہ سب سے برتر ہی۔ سب کچھ جو اس دنیا اور دنیاؤں میں ہی اُسیکا ہی۔ اُسنے یہہ سب کچھ اپنی مخلوقات کی حاجت روائی کے لئے بنایا ہی تب کیا خدا کو چھوڑکر اوراُسیکو خدا ماننا جس حال کہ کوئی خدا سا اعلی یا مسبب الاسباب نہیں نہایت ہی بیوقوفی نہیں ہی +

فرض کرو تم ایک جوہری کی دوکان پر جاؤ جہاں کہ نہایت ہی قیمتی اشیاء موجود ہیں۔ تمکو ایک لڑکا ملے اور کہے کہ دیکھو میرے پاس یہہ روپیہ ہی اب اس ایک روپیہ سے میں اس دوکان کو خریدونگا۔ کیا تم نہ ہنسوگے اور اُس لڑکے کو نادان نہ کہوگے کیونکہ وہ ایسے گراں مایہ اور بیش قیمت جواہرات کو ایک روپیہ سے خریدنا چاہتا ہی۔ پر سچ پوچھو تو تم اُس سے کہیں زیادہ نادان ہو جبکہ تم قادر مطلق اور سلطانوں کے سلطان کو کسی اور سے برابر کرو +

ایک شخص سے کسی نے جو کہ دہریا تھا پوچھا کہ تمہارا خدا چھوٹا ہی یا بڑا تو اُسنے جواب دیا کہ دونوں۔ وہ اسقدر ہی کہ میرے غریب دل میں آجائے اور ایسا ہی کہ آسمانوں کے آسمان میں بھی نہ سماسکے۔ کیسی نادانی کی بات ہی کہ کوئی سورج کو اڑادے اور تب سب دنیا کو ایک چراغ سے روشن کرنا چاہے +

پر خدا سب سے دانا ہی اور کوئی اس لایق نہیں کہ اُسکی جگہہ ہو۔ انجن میں کتنے مختلف حصے ہوتے ہیں اور سب کے سب اُسکے چلنے کے لئے ضرور ہیں۔ تب ایک انجنیر درکار ہی کہ اُسکو چلاوے کہ اُسکی بھاپ کو ٹھیک اندازہ پر رکھے۔ کیا ایک کاٹھ کا پتلا بناکر جو کہ خود کچھ کر نہیں سکتا اُس دانا انجنیر کی جگہہ رکھنا دانائی کی بات ہی۔ اسیطرح ہماری بھی کلیں ہیں اور ایسے انجن ہیں کہ اُجتک کوئی ایسا کامل نہیں۔ اُنکے لئے وہی ایک سب سے دانا انجنیر درکار ہی جو کہ سب کی نگہبانی کرسکے کسی اور کو جو کہ خواہ کیسا ہی دانا ہو اُس سا ماننا نہایت ہی نادانی ہی +

۲۔ کسی اور کو خدا ماننا ہمارے لئے نہایت ہی مضر ہی۔ اوّل چونکہ اس حال میں ہم بے مدد رہجائینگے۔ بیمار کو کیسا مضر ہی کہ وہ ایک ایسی جگہہ ہو جہانکہ حکیم نہ ہو یا بھوکے کو جہانکہ وہ روٹی نہ پاسکے۔ ویسا ہی ہمارا حال ہی ہمارے لئے خدائے قادر حکیم درکار ہی۔ اگر ہم اُس حکیم نیکے حکیم پاس نہ جاویں اور اور جگہہ پھریں تو ہمیں کیا فایدہ۔ ممکن ہی ہماری بیماری زیادہ بڑھجاوے اور ہمیں نقصان پہنچاوے دوئم۔ چونکہ ایسا کرنا ہمارے لئے بے شمار تکالیف کا باعث ہوگا۔ کلام اللہ میں ایک جگہہ یوں مسطور ہی کہ اُنکے جو خداوند کے سوا کسیکو خدا مانیں غم نہایت بے شمار ہوجائینگے۔ اور یہہ بات کیسی درست معلوم ہوتی ہی کیونکہ وہ لوگ جو خدائے واحد کے ماننے کی نعمت سے محروم ہیں کسقدر ظالم اور خونخوار ہوتے ہیں۔ ہندوستان کا حال دیکھ لو۔ ہزارہا بیوہ جلادی گیئں۔ سیکڑوں بچے زندہ دفن کئے گئے یا درندونکے آگے ڈالائے گئے۔ کتنے مسافر کالی دیوی کے بھینٹ ہوئے بخیال سے کہ وہ آدمی کے خون سے خوش ہوگی۔ غلامونکی تجارت لوٹ دغابازی وغیرہ کا اخراج میری دانست میں خدا کے سوائے کسی اور کو خدا ماننے ہی میں ہی۔ اب سبھی لوگونکی طرف متوجہ ہو اور دیکھو وہ جو صرف خدا اور خدا واحد کو مانتے ہیں کسقدر مہذب ہوگئے۔ یہانتک کہ اپنے ماباپ چھوڑکر ہم غیر اقوام میں آئے ہر طرحکی مصیبت اور دکھ اپنی جان پر سہے۔ ہمارے لئے اپنے خرچ سے سکول جاری کئے۔ شفاخانہ مسافرخانہ بنائے۔ ہمکو تعلیم اور تربیت یافتہ کیا اور یہہ سب کچھ صرف سچے خدا یعنے خداوند مسیح یسوع کے طفیل ہوا۔ یہہ اُسیکی تاثیر ہی +

بعضے لوگ دولت کو بعضے اپنے تن کو بیوی کو بال بچونکو بعضے کسی معشوق کو یا کسی یار کو اور بعضے کھیل کود کو خدا بنا لیتے ہیں۔ مگر مآل وہی ہی۔ خدا کے سوائے کسی کو خدا ماننا خدا کے برابر کسیکو ماننا یا اُسکی جگہہ کسی اور کو رکھنا ہی ہم میں سے کون کہہ سکتا ہی کہ کبھی ہمارا یہہ حال نہیں ہوا۔ ہم کے سب اس پہلے حکم کو توڑ بیٹھے ہیں۔ عزیزو ہوشیار ہو ہمادا کہ تم پھر کسی اور کو خدا سا مانو +

عام زمینداروں کی گذارش نسبت بندوبست جدید

سُنتے ہیں کہ صاحب مہتمم بندوبست کو گورنمنٹ سے یہہ ہدایت ہوئی ہے کہ تشخیص جمع یعنے لگان میں قیمت اجناس حسب نرخ بازار پر لحاظ کیا جاوے اگر یہہ صحیح ہے تو اس کمبخت فرقہ زمینداران کی حالت گویا آگے سے بڑھکر افسوسناک ہے وہ لوگ بیگنی جمع سے آگے ہی نالاں تھے اور عام لوگ اُنکی خستہ حالیوں کو دیکھکر اُمید کئے بیٹھے تھے کہ اس بندوبست میں اُنکے لئے ضرور کچھ نہ کچھ تخفیف ہوگی مگر اس خبر کے سُننے سے وہ سب اُمیدیں زایل معلوم دیتی ہیں۔ یہہ بات کچھ چھپی نہیں ہے کہ زمین کے اقسام بہت ہیں اور سب جگہہ نہیں نہریں یا کنوئیں کھدے نہیں رہتے بلکہ بعض اضلاع میں یہہ حال ہے کہ وہاں پر یکا یکی پانی پینیکو بھی میسر نہیں آتا اسیواسطے یہہ لوگ اکثر بارش کے محتاج رہتے ہیں اور بارش کا یہہ حال ہے کہ کئی سال سے کبھی وقت پر نہیں ہوتی اور نہ ہونے بارش کے سبب بارانی زمینیں اکثر ویسی کی ویسی پڑی رہجاتی ہیں نہ انمیں غلبہ رانی ہوتی ہے اور نہ تخم ریزی اور اگر کسی نے معیبت جھیل کر تخم ریزی کر بھی دی تو پیچھے سے بارش نہ ہونیکے سبب سب سوکھ جاتی ہے پیداوار کا یہہ حال اور نرخ بازار کی یہہ صورت کہ غلہ کی مانگ چاروں طرف برابر لگی رہتی ہے کہیں جنگ کے باعث اور کہیں قحط سالی کے سبب سو بہاؤ روز بروز گھٹتا جاتا ہے چنانچہ کئی ایک سال سے ۳۰ سیر سے زیادہ نہیں بڑھنے پاتا اور اب عرصہ سے ۱۶ یا ۱۷ سیر پر اٹک رہا ہے پس ہم اپنی رحم دل اور رعیت پرور گورنمنٹ سے بکمال ادب درخواست کرتے ہیں کہ تشخیص جمع میں بشمولیت نرخ بازار پیداوار زمین کا بھی ضرور لحاظ فرمایا جاوے +

ماسوا اسکے یہہ اب تک نہیں کھلا کہ کونسا حصہ پیداوار کا سرکاری جمع قرار دیا جاویگا۔ اگے تو یہی قاعدہ رہا تھا کہ کاشتکار اور کاشتکار کیمے خرچ کو منہا کر کے جتنا بر خالص بچت میں تصور ہوا اسکا ثلث سرکار لیتی تھی یعنے چھٹواں حصہ۔ مثلاً ایک بیگہ چاہی قسم اوّل کی سالیانہ پیداوار اگر بلحاظ نرخ بازار ع۵ روپیہ سمجھی جاوے تو ع۵ روپیہ بابت کسانی خرچ یعنے مرمت خرچ چوب بیلوں کی خوراک لوہار بڑھی کمہار وغیرہ کی مزدوری بیج اور کھاد کوڑہ کا دام جمع ہو کر باقی ع۵ روپیہ کے تین حصے کئے جاویں دو حصہ زمیندار کے اور ایک حصہ سرکاری جو پہلے سے کچھ زیادہ ہو جاتا ہے اور بالائی خرچ سڑک مدرسہ وغیرہ بالا رہا غرض قریب قریب اس اصول کے مطابق فی بیگہ جمع سرکار قرار دیجاتی تھی اور یہہ عین واجبی اور انصاف کے قرین تھا جسکی شہادت ثبوت کے طور پر ایک نہایت مشہور و معروف پولٹیکل اکانامی کے ماہر مسٹر ستھ صاحب کی کتاب ویلتھ آف نیشنز میں پائی جاتی ہے لیکن افسوس کہ ہر قسم کی زمین پر بھی حساب نہیں چل سکتا بہت ایسی زمینیں ہیں کہ سال میں صرف ایک ہی فصل اور وہ بھی ناقص طور پر پیدا کرتی ہیں یہاں تک کہ فی بیگہ من گیہوں بھی کل صحیح ہوتی ہے پس تشخیص میں یہی ضرور ہے کہ اس ناقص قسم اور قسم اوّل کا مقابلہ کر کے دونوں کی اوسط لیجاوے اور اس اوسط پر لگان قایم ہووے لیکن ایسے دیانتدار اور غور کرنیوالے منصرم یا سپرنٹنڈنٹ جنکی رپورٹ پر تشخیص کا مدار رکھا جاوے کہاں ملتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ غریب کسانوں کی بہبودی کا ستارہ ہمیشہ ڈوبا ہی رہتا ہے کیونکہ جو قاعدہ وہ لوگ اچھی زمین سے اُٹھاتے ہیں وہی ناقص کے خسارہ میں برابر کر چھوڑتے ہیں بلکہ بعض دفعہ اپنے حصہ میں بھی اُنکو کچھ نہ کچھ دینا ہی پڑتا ہے پس آخر انجام اُنکا مال بچہ اور مال مویشی تنگ بھوکھ سے قریباً تباہ ہو جاتے ہیں۔ علاوہ بریں اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جاوے تو ان بیچاروں کی زندگی محض سوکھی روٹی سے ہی بسر نہیں ہوتی بلکہ دنیاداری کے اور اخراجات جیسے اور لوگوں کے علے قدر مراتب لگے ہوئے ہیں انکو بھی لاحق ہیں مثلاً شادی بیاہ مرض موت پنچ تہوار دکھ درد وغیرہ اور یہہ سب ضروریات اُنکو علیحدہ قرض لیکر پوری کرنی پڑتی ہیں جسکے بوجھ کے نیچے ایک دفعہ دبکر پھر غریب زمیندار مشکل سے سر اُٹھا سکتا ہے اور جنسے قرض لیتا ہے وہ فرقہ ہمیشہ حسب رواج ملک عوض میں جنس پیداوار عموماً نرخ بازار سے زیادہ بڑھکر لیتا ہے پس یہہ بھی ایک باعث اُنکی زیر باری اور بہبودی کی روک کا ہے +

اسی مضمون پر آجکل بہت سے اچھے اچھے لایق اشخاص کچھ کچھ لکھ رہے ہیں اور اپنے خیالات بذریعہ انگریزی اخبارات شایع کروا رہے ہیں لیکن افسوس کہ وہ لوگ معاملہ کو دونوں پہلو سے برابر نہیں دیکھتے اور اپنے طول طویل خیالات کو کھینچ کھانچ کر آخر سرکار کیطرف لیجاتے ہیں وہ اکثر اس امر پر زور دیتے ہیں کہ کاشتکاری اور سرکاری حصہ کے ساتھ تعلقہ داریا اصل مالک کا حصہ شامل کرنا گویا سرکاری معاملہ کا نقصان اور کاشتکار پر خرابی لانا ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ جہاں کاشتکار خود مالک اور کسی دوسرے کی اسامیاں نہیں ہیں وہاں بھی تو اُنکی یہی شکایت بدستور چلی جاتی ہے کیونکہ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ بوڑھے بوڑھے کسان اپنے گاؤں کے تکیہ میں بیٹھکر اور حقہ منہ سے لگا کر بکرماجیت اور اکبر کا تذکرہ شروع کر دیتے ہیں اور جو شخص اگر کہتے ہیں کہ وہ دن اب کہاں ہیں جب سرکاری بٹائی کرنیوالے آدمی جنس کو اپنے پیمانے سے ناپ کرتے تھے تاکہ سرکار کو سیری جگہہ میں سیر ہاں ملے اب سرکار معاملہ کا سیکو لیتی ہے بلکہ خلقت کو لوٹتی ہے غرض یہہ فریاد کچھ خاص ہمارے ملک کی رعایا کی نہیں ہے بلکہ جزیرہ آیرلینڈ میں اسی بات پر سقدر غل مچ رہا ہے کہ سرکار انگریزی کو اسکا ایک فرو کرنا سہل نہیں معلوم دیتا وہاں فساد اسی بات پر ہے کہ کاشتکار لوگ مالکان زمین کے حقوق تلف کرنے اور اُنکی علیحدگی کے مدعی تھے لیکن وہ لوگ اپنا حق چھوڑ نہیں سکتے اور اسیواسطے آمادہ شورش ہیں سو جسقدر رعایت سرکار انگریزی یہاں کے زمینداروں کے ساتھ کرتی ہے اگر اُسکے قریب قریب بھی وہاں مرعی رکھی جاوے تو اس فساد کا ختم ہونا غیر ممکن نہیں۔ غرض کاشتکاروں کی رضامندی کیلئے زمینداروں کا علیحدہ کر دینا کسی طرح ممکن نہیں کیونکہ زمین کے مقدمہ میں یہہ تین حصہ دار اکثر جگہ قدیم الایام سے برابر چلے آتے ہیں اور بدستور چلے جاوینگے ایک زمیندار دوسرا کاشتکار تیسرا سرکار + فقط



۲- خدا کے سوائے اور کسی کو خدا ماننا شرارت ہی- اوّل اِسی لئے کہ خدا کا حق چرا کر کسی دوسرے کو دینا یا اُسکی حق تلفی کرنا ہی- آدمی کی چوری کرنا بُرا ہی تو خدا کی چوری کرنا کسقدر بُرا ہی- ہماری محبت- تعریف اور فرمانبرداری کا مرکز- خدا ہی صرف جسکا ہی حق ہی کہ اُسکی محبت کے بندہ تعریف کرنیوالے اور غلام ہوں اگر ہم ایک دم بھی اُسکی یاد فراموش کریں- تو ہم اُسکی حق تلفی کرتے ہیں اور یہہ سب سے بڑھکر شرارت اور گناہ ہی- دوسیم اِسلئے کہ خدا کی بغاوت ہی- بغاوت کے معنے سب جانتے ہیں کہ کسی بادشاہ کو دور کرنا یا کرنیکی کوشش کرنا اور اُسکی جگہہ اور کو نشاہ بنانا ہی- اور پھر بغاوت کی سزا بھی سب کو معلوم ہی خدا کا ہیکل ہمارے دل ہیں- خدا کا حق ہی کہ اُنمیں بادشاہت کرے اور اگر ہم وہاں سے خدا کو نکال اور کسیکو داخل کریں تو ہم باغی ہیں- ہماری سزا بھی موت ہی- اجتک مجکو ایک شخص بھی ایسا نظر نہیں آیا جو کہ یہہ کہہ سکے کہ اِس معنے میں وہ خدا کا باغی نہیں ہی- ہاں ہم سب جبتک کہ مسیح یسوع سے نئی پیدائش اور نیا دل حاصل نکریں ویسے یا ویسے باغی اور ڈاکو ہیں- عزیزو اب وقت ہی کہ آپ خدا سے بوسیلہ اُسکی جسے اُسنے ہمارے لئے بھیجا ہی جسکے وسیلہ وہ ہمکو پھر صلح کا پیغام کہتا ہی صلح کر لیں- وہ تمہارے لئے اِس ناپاک اور گندی دنیا میں آیا اُسنے ہماری شریعت اختیار کر لی- اب ضرور ہی کہ ہم اپنے دل اُسکو دیدیں- ایک طرف تو خدا تمہارے دل مانگتا ہی اور دوسری طرف شیطان- جیسے مرضی ہو دو اپنا فایدہ خود سوچ لو- مسیح تم سب پر مہر کرے- ✤

راقم فقیر محمد حنیف

منقولات

بقیہ خطوکتابت درمیان روس اور افغانستان کے

چیٹھی ملفوفہ مذکورہ بالا نمبر ۲۳ شیر علی- بنام شہنشاہ روس مورخہ ۹- اکتوبر ۱۸۷۸ء

بعد اداے آداب- التماس خدمت ہی کہ چونکہ بمقتضاے دوستی بہلت کے واجب متصور ہوا کہ جو معاملات اور اتفاقات واقع ہوئے ہیں حضور کے گوش گذار ہوں لہذا میں یہہ التجا عرض کرتا ہوں کہ جس روز سے ابواب مراسلات دوستی حضور کی سلطنت اور اِس مملکت عطیہ حق تعالیٰ سے کشادہ ہوئے ہیں اور دوستانہ خطوط کی آمدورفت ہوئی ہی افسران برٹش گورنمنٹ کے دلوں پر شاق گذرا ہی ایک مدت سے وہ اِس مملکت عطیہ حق تعالے کو پریشان اور حیران کر رہے ہیں اور بہت سے نامناسب امور واقع ہوئے ہیں جو محض بیضابطہ اور خلاف قاعدہ ہمسایگی ہیں- اُنکی آتش بغض وحسد کسی طرح فرو نہیں ہوئی جب سے کہ آپکی سفارت میری دارالحکومت میں وارد ہوئی تھی اور گوہرہاے دوستی اور محبت رشتہ نباتات میں منسلک کئے گئے اُن سے اُنکی مخالفت اور عداوت تا زحد فزون ہوگئی آپ کی سفارت داخل ہونیکے بعد سے وہ بالکل مخالف ظاہر وباطن ہوگئے نامناسب برتاؤ کیا اور مختلف صورتوں سے اپنی عداوت ظاہر کی اوّل تو وہ جمرود کو بہت سے لوگ لیکر گئے یہہ مقام میری سرحد پر ہی (جسکو اُنہوں نے کہا کہ ا رہی پہنچیں) بظاہر تو یہہ سفارت تھی لیکن باطن میں یہہ قصد تھا کہ مملکت عطیہ حق تعالے کو ضرر پہونچائیں- چاہتے تھے کہ بلا اجازت دارالحکومت پر بڑہیں اور آپ شہنشاہ کی سفارت کی توہین کرکے اپنا دل ٹھنڈا کریں چونکہ افسران اور کمانیر اِس مملکت عطیہ خدا استعینہ سرحد نے اُنکی دلی خواہش پوری نہونے دی اور دست انکار سے اُنکو الگ کیا اور کہا کہ ایسی نوج اور سفارت بھیجکر جسکے ساتھ اِسقدر لوگ ہوں دوستی قایم کرنا برخلاف قاعدہ اور رواج تمام قوموں کے ہی لہذا وہ پشاور کو واپس گئے اب مہم افغانستان کی تیاری میں سرگرم ہیں اور ہر ایک گوشہ دیار وامصار میں اشتہار جنگ بھیجا ہی اور کوشش کر رہے ہیں کہ ریاست افغانستان کی بیخ کنی کریں باوصف اِن حالتوں کے افسران مملکت عطیہ خدا نے کوئی حرکت مخالفت دوستی کے نہیں کی ہی اور خود مخالفت میں سبقت کرنا بعید از عقل احتیاط تصور کیا ہی لیکن یہہ سچ بات ہی کہ ہم جسقدر رعایت کرتے جاتے ہیں اُسی قدر زیادہ مخالفت پر آمادہ ہیں آج برٹش گورنمنٹ کی حالت کا وہی درجہ افغانستان میں ہی جیسا کہ چالیس سال گذشتہ میں تھا جبکہ اُسی زمانے میں ناموور روسی گورنمنٹ کا سفیر آیا تھا اور برٹش گورنمنٹ کا ایجنٹ افغانستان میں تھا امیر متوفی نے اپنی عقل وفراست سے آپ شہنشاہ کی دوستی بمقابلہ انگلش گورنمنٹ کے پسند کی اور اُسی وجہ سے افغانستان پر کیسے کیسے صعوبات گذرے ہیں الحاصل انگلش گورنمنٹ آمادہ بجنگ ہی اِس مملکت عطیہ خدا کی رعایا اپنی جان ومال اور سرحد کو حتی الوسع والمقدور محفوظ رکھے گی آیندہ اختیار

خدا کو ہے کیونکہ وہی عالم و دانا ہے دیکھئے کیا امور ظہور میں آتے ہیں +

مذکورہ بالا صحیح کیفیت واقعات کی ابتدا سے انتہا تک ہے جو میں نے بغرض آگاہی حضور شہنشاہ کے لکھی ہے میں آپ سے اُمیدوار ہوں کہ آپ مجکو دوستانہ امداد اپنے لایق شان دینگے تاکہ افغانستان میں امن و امان قایم رہے + باقی آیندہ

لودیانہ

بادل نے اپنے دل کا بخار خوب ہی نکالا اور موسم بہار کو سرد بنا دیا - اب دو روز سے مطلع صاف ہے - کسی کسی جگہہ ژالہ زدگی بھی ہوگئی ہے مگر نقصان کچھہ نہیں ہوا +

میلہ روشنی کا آج سے شروع ہے اس مصنوعی پیر صاحب کی بابت ہم ہفتہ آیندہ لکھینگے کہ یہہ کس طرح خانقاہ قایم ہوئی اور جاہلوں نے اُسکو کیا بنایا +

صاحب قایم مقام ڈپٹی کمشنر بہادر جگراؤں کے دورہ سے واپس آگئے ہیں +

کاغذات مردم شماری جو شہر کے متعلق تھے سب تحصیل میں داخل ہوگئے ہیں اور اب یہاں سے مرتب ہوکر کمشنری انبالہ میں روانہ کئے جاینگے +

اعلان

مشتریان نور افشاں کی خدمت میں التماس ہے کہ جن جن صاحبان کیطرف قیمت بقایا اخبار نور افشاں باقی ہے براہ مہربانی بہت جلد مرحمت فرماویں کیونکہ اب سبکا حساب قریب صفائی کے پہونچنے والا ہے بار بار کے تقاضے سے ہمکو معاف فرماویں +

مہتمم مشن پریس لودیانہ

دستور العمل نور افشاں

یہہ اخبار صداقت آثار ہفتہ وار پنجشنبہ کے روز شایع ہوتا ہے - قیمت مندرجہ ذیل ہے - قیمت سالیانہ بلا محصول عہ سعہ محصول للعہ ششماہی بلا محصول ۱۱ر سعہ محصول عہ سہ ماہی بلا محصول ۶ر سعہ محصول ۱۴ر ماہواری بلا محصول ۲ر سعہ محصول ۴ر اور جو صاحب اکٹھے پرچے منگانے چاہیں اُنکی شرح یہہ ہے - ۲ پرچہ کیواسطے سعہ محصول للعہ ۳ پرچہ کیواسطے سعہ محصول صہ ۱۲ر ۴ پرچہ کے واسطے سعہ محصول ۱ر ۵ پرچہ کے واسطے سعہ محصول ۶ ۶ پرچہ کے واسطے ۱۴ر بلا محصول سعہ محصول للعہ ۱۲ر پرچہ کیواسطے عہ سعہ محصول لعہ ۱۲ر قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنی چاہیے +

اشتہار

ازجانب عظیم خان ولد منشی نجش اللہ خان

گذشتہ سے آجتک بذریعہ سوالات و اشتہارات عدالت کو فدوی اطلاع دیتا رہا ہے کہ جو جایداد منشی نجش اللہ خان والد میری کی ہے اُسکو کوئی شخص نہ خریدے اگر کوئی خریدیگا تو میں دعویدار ہونگا کیونکہ جایداد نجش اللہ خان بر حق میرا ہے - چنانچہ اپریل ۱۸۸۰ء سے دعوی بھی عدالت میں بابت دخلیابی مکانات وغیرہ جایداد کا میری طرفسے دایر ہے اور عدالت سے حکم ہوچکا ہے کہ کوئی شخص دوکانات قیصر گنج کو بیع و رہن و تعمیر جدید نکرے اسلئے پھر با آگاہی جملہ صاحبان کے یہہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ کوئی شخص نہ بیع کرے نہ رہن و نہ تعمیر اگر کوئی شخص خریدار ہوگا تو وہ مدعا علیہم کے ساتھہ شامل ہوکر مدعا علیہ قرار دیا جاویگا +

عظیم خان ولد منشی نجش اللہ خان مرحوم ۸ مارچ

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ نیکو نیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہے خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہے قیمت فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہے اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہے جو چاہے اُنسے دریافت کرے اور دوائے مذکور خریدے +

دستخط

جی - ای - ویکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا